جلد ۲۸ | ۵ ربیع الاول ۱۳۵۹ھ | ۱۳ ماہ | ۱۳ اپریل ۱۹۴۰ء | نمبر ۸۳

سُود کی ضرر رسانی کا اعتراف ہندوؤں کی طرف سے

سُودی کاروبار اور لین دین سے اسلام نے سختی کے ساتھ روکا ہے۔ اور اسے خدا تعالیٰ کے ساتھ جنگ کے مترادف قرار دیا ہے۔ تمام مذاہب عالم میں یہ خصوصیت صرف اور صرف اسلام ہی کو حاصل ہے۔ کہ اس نے تمدنی جزئیات کو بھی مذہب میں شامل کر کے جہاں انسان کی رُوحانی نجات اور ترقی کے سامان پیدا کئے ہیں۔ وہاں ایسے اصُول بھی مقرر کر دیئے ہیں۔ جن پر عمل پیرا ہوتے ہُوئے انسان دُنیوی لحاظ سے ایک بہتر اور مفید ترین وجُود بن سکتا ہے سود کی ممانعت بھی ایسے ہی احکام میں سے ہے۔ جس کے بے شمار مضرات میں سے ایک بہت بڑا ضرر یہ ہے۔ کہ سُود کے ذریعہ روپیہ جمع کرنے والوں کی زندگی دُنیا میں بالکل بے فیض اور بے کیف ہوتی ہے۔ وُہ نہ اپنے کام کے ہوتے ہیں۔ اور نہ دُنیا کے کسی کام آ سکتے ہیں اللہ تعالےٰ نے انسان کو جو استعدادیں دی ہیں۔ ان کے نشوونما و ارتقاء کے مواقع ان کے لئے قریباً معدوم ہو جاتے ہیں انسانیت کی ترقی کے خلئے ان سے کوئی کام نہیں لے سکتے۔ اور اگر سُودی لین دین کا رواج عام ہو جائے۔ تو دُنیا کا ایک بڑا حصہ نکمّا اور بے کار ہو جائیگا۔ اور ملک و قوم کی ترقی میں ہر انسان کا جو حصہ ہوتا ہے۔ اس کے ادا کرنے سے وُہ بالکل قاصر رہے۔ اور قومی تنزل و تسفل کا پیش خیمہ ہو۔

ہندوؤں میں ایک طبقہ ایسا ہے۔ جس نے سُودی کاروبار کو ایک مستقل پیشہ کی حیثیت دے رکھی ہے۔ اور اس کا اسی پر گزارہ ہے۔ اور چونکہ اس طرح بیٹھے بیٹھائے معقول آمدنی ہوتی ہے اس لئے وُہ اسے نہایت مفید پیشہ سمجھتا ہے۔ اور اس کا تہہ دل سے مؤید ہے۔ لیکن اس زمانہ میں اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ دُنیا میں اسلامی تعلیم کی حکمتوں کا جو انتشار کیا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ ذہنیتوں میں ایک مخفی اور غیر مرئی تغیر پیدا ہو رہا ہے۔ جو سمجھدار لوگوں کو اسلامی اصُول کے قریب تر کرتا جا رہا ہے۔ اسی کا نتیجہ ہے۔ کہ خود ہندوؤں میں ایسے لوگ پیدا ہو رہے ہیں۔ جو سُود کی ضرر رسانی کے خلاف علی الاعلان آواز بلند کرنے لگے ہیں۔ چنانچہ معاصر ملاپ (۱۰-اپریل) نے ایک لیڈنگ آرٹیکل میں لکھا ہے:۔

”شمالی ہندوستان میں ہندوؤں کی کمزوری کا سب سے بڑا کارن سُود خوری ہے۔۔۔ جس خاندان میں سُود خوری کی علّت شرُوع ہو جاتی ہے۔ اس کے تنزل کا آغاز بھی ہو جاتا ہے۔ اگر میرے پتاجی نے لاکھ دو لاکھ یا چار لاکھ روپیہ محفوظ قرض میں دے رکھا ہو۔ اگر اس قرض دیئے گئے روپے سے مجھے معقول آمدنی ہو جاتی ہو۔ تو مجھے لکھنے پڑھنے کی ضرورت نہیں۔ قوم کی بہتری کے لئے سوچنے کی ضرورت نہیں۔ ملک کے مصائب کو دُور کرنے کی ضرورت نہیں۔ صنعت کو فرُوغ دینے کی ضرورت نہیں۔ آگے بڑھنے کی ضرورت نہیں۔ میں اس اجگر کی طرح چپ چاپ پڑا رہوں گا۔ جس کے مونہہ میں خود بخود شکار چلا آتا ہے۔ ظاہر ہے۔ کہ کسی سوسائٹی میں ایسے لوگوں کی تعداد زیادہ ہو جائے۔ تو وُہ یا تو خود بخود ختم ہو جائے گی۔ یا اس قدر کمزور ہو جائے گی۔ کہ کوئی کسی بھی وقت اسے ختم نہ کر سکے گا۔ اس میں اخلاقی اور سیاسی گراوٹ آ جائے گی۔ اس کے دل سے ترقی کی تمام اچھائیاں ہی مفقود ہو جائیں گی۔ اس لئے میں سُود خوری کو ایک علت سمجھتا ہُوں۔ اور جانتا ہُوں۔ کہ شمالی ہندوستان میں ہندُوؤں کی کمزوری کا سب سے بڑا کارن یہ علت ہی ہے۔“

سُود کی بُرائی اور ضرر رسانی پر اس سے بہتر کوئی ہندُو کیا لکھ سکتا ہے۔ مدیر ملاپ نے مختصر الفاظ میں اس لعنت کی مضرات کو نہایت عمدگی سے پیش کر دیا ہے۔ اور بالکل وہی کہا ہے۔ جو اسلام کہتا ہے۔ بالفاظ دیگر اس نے ممانعت سُود کے متعلق اسلامی تعلیم کی حکمت کو تسلیم کر لیا ہے۔ اور چونکہ صرف اسلام ہی ہے۔ جس نے سُود کی ممانعت کی ہے۔ جبکہ دیگر تمام مذاہب نے اسے جائز رکھا ہے۔ اس لئے یہ اس کے فطرت کے مطابق مذہب ہونے کا بہت بڑا ثبوت ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ جب یہ بات مسلّم ہے۔ کہ سودی لین دین نہایت نقصان رساں چیز ہے۔ اور اس میں کوئی شک نہیں۔ ہندو اقوام سر سے لے کر پاؤں تک اس میں پھنسی ہوئی ہیں۔ تو پھر کیا وجہ ہے۔ کہ انہیں اس معصور سے نکالنے کیلئے سرگرم اور زوردار جدوجہد نہیں کی جاتی اور صرف جدوجہد نہیں کی جاتی۔ بلکہ اگر کوئی حکومت

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۱ شہادت ۱۳۱۹ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق ساڑھے نو بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کے فضل سے حضور کی طبیعت اچھی ہے۔ الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی اور صاحبزادہ مرزا منظفر احمد صاحب آئی سی۔ ایس مع بیگم صاحبہ آج گوڑگاؤں سے اور سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مالیر کوٹلہ سے تشریف لائیں۔

نظارت دعوۃ وتبلیغ کی طرف سے مہاشہ محمد عمر صاحب مولوی فاضل کو بہار کانفرنس میں شمولیت کے لئے جو مونگھیر میں منعقد ہو رہی ہے بھیجا گیا۔

صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب بی۔ اے کی تقریب شادی

قادیان ۱۱ اپریل جیسا کہ احباب کو معلوم ہے ۱۱ مئی ۱۹۳۹ء کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب بی۔ اے بیرسٹر ایٹ لا ابن حضرت مرزا شریف احمد صاحب کا نکاح سیدہ نصیرہ بیگم صاحبہ بنت جناب مرزا عزیز احمد صاحب ایم۔ اے خلف حضرت مرزا سلطان احمد صاحب رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک ہزار روپیہ مہر پر پڑھا۔ آج بعد نماز عصر صاحبزادی صاحبہ سلمہا اللہ تعالےٰ کی تقریب رخصتانہ کوٹھی دار الحمد میں نہائت عمدگی اور شان کے ساتھ عمل میں آئی۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے اس تقریب میں جناب مرزا عزیز احمد صاحب کی طرف سے شرکت فرمائی۔ جناب مرزا صاحب موصوف نے اور بھی بہت سے اصحاب کو مدعو کیا ہوا تھا۔ جنہیں کئی قادیان سے باہر کے بھی تھے۔ برات جو حضرت مرزا بشیر احمد صاحب۔ حضرت مرزا شریف احمد صاحب صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دوسرے صاحبزادوں کے علاوہ اور بھی بہت سے اصحاب پر مشتمل تھی۔ پانچ بجے کے قریب حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی کوٹھی محلہ دار الفضل سے پیدل روانہ ہوئی۔ دولہا کا امتیازی نشان صرف گلے میں پھولوں کے ہار تھے۔ جب برات کوٹھی دار الحمد واقعہ محلہ دار الانوار کے پھاٹک پر پہونچی۔ تو جناب مرزا عزیز احمد صاحب۔ جناب مرزا گل محمد صاحب اور بعض اور اصحاب نے استقبال کیا۔ جناب مرزا عزیز احمد صاحب نے دولہا کے گلے میں ہار ڈالا۔ اور دوسروں نے بعض اور اصحاب کو ہار پہنائے۔ اس کے بعد برات معہ دولہا اس شامیانہ کے نیچے پہونچی۔ جہاں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز معہ اور بہت سے اصحاب کے رونق افروز تھے۔ اور جہاں ناشتہ کا سامان نہائت سلیقہ سے میزوں پر چنا ہوا تھا۔ اکل وشرب کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے حاضرین سمیت دعا فرمائی۔ اور اس پر مجلس برخاست ہوئی۔ حضور زنان خانہ میں تشریف لے گئے۔ اور مغرب کے قریب پھولوں سے سجی ہوئی موٹر میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی اور حضرت مرزا شریف احمد صاحب کے ساتھ دولہا دلہن سوار ہو کر دار حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں آئے۔ اور بیت الدعا میں دعا کرنے کے بعد حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی کوٹھی کو روانہ ہو گئے۔ اور اس طرح یہ مبارک تقریب انجام پذیر ہوئی۔

ہم اس مبارک تقریب پر تمام جماعت احمدیہ کی طرف سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب حضرت مرزا شریف احمد صاحب اور ان کے حرم محترم۔ نیز جناب مرزا عزیز احمد صاحب کی خدمت میں بالخصوص اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دیگر ممبران کی خدمت میں بالعموم ہدیۂ تبریک پیش کرتے ہوئے دعا کرتے ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ اس تعلق کو اسلام اور احمدیت کے لئے برکات کا موجب بنائے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی ذریت کے متعلق جو بشارات دی ہیں انکا اسے مصداق بنائے

اطلاع برائے ممبران تعلیم الاسلام ہائی سکول اولڈ بوائز ایسوسی ایشن

حضرت نواب صاحب کے صاحبزادے میاں مسعود احمد خان صاحب بی۔ اے کی شادی چونکہ ۱۴ اپریل کی بجائے ۱۵ اپریل کو ہوگی۔ اس لئے وہ الوداعی پارٹی جو تعلیم الاسلام ہائی سکول اولڈ بوائز ایسوسی ایشن جناب مولوی محمد دین صاحب کو ۱۵ اپریل کو دے رہی تھی۔ اب پانچ چھ دن کے لئے ملتوی کر دی گئی ہے۔ صحیح تاریخ سے احباب کو الفضل کے ذریعہ ایک دو دن میں اطلاع دی جائے گی۔ سیکرٹری تعلیم الاسلام اولڈ بوائز ایسوسی ایشن قادیان

درخواست ہائے دعا

(۱) اہلیہ صاحبہ منشی کرم بخش نئی دہلی بیمار ہیں۔ اور ان کے لڑکے شمیم احمد صاحب وکالت کا امتحان دے رہے ہیں (۲) اہلیہ صاحبہ ماسٹر محمد عبد اللہ صاحب قادیان عرصہ سے بیمار اور امرتسر ہسپتال میں زیر علاج ہیں (۳) ملک حبیب حسن صاحب پسر ڈاکٹر ظفر حسن صاحب قادیان شدید بیمار ہیں (۴) مسٹر انور احمد ملک صاحب اور محمد یحییٰ عیسےٰ صاحب بھاگلپوری پٹنہ سے آئی سی۔ ایس کا امتحان

چندہ تحریک جدید سال ششم میں قابل تعریف اضافے

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تحریک جدید سال ششم کے وعدوں کے بارے میں فرماچکے ہیں۔ کہ اس سال کے وعدوں میں گزشتہ سال کے وعدوں کی نسبت تین چار ہزار روپیہ کی کمی ہے۔ اس کے متعلق تفصیل احباب کرام اس خطبہ جمعہ میں پڑھ چکے ہیں۔ جو الفضل ۱۱ ماہ شہادت میں شائع ہو چکا ہے۔ مخلصین جماعت کو اس کمی کے پورا کرنے کی طرف خاص توجہ دینی چاہیئے۔ اس وقت دو مخلصین کا ذکر کیا جاتا ہے۔ جنہوں نے اپنے وعدوں میں اضافہ کیا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کا یہ ارشاد سنکر کہ سال ششم میں گزشتہ سال سے کمی ہے۔ صاحبزادہ مرزا منظفر احمد صاحب نے جو گزشتہ سال کی ادا کردہ رقم پر ۲۲ فی صدی اضافہ کرکے دوسو روپیہ وعدہ فرماچکے تھے اپنے وعدہ میں مزید پچاس روپیہ کا اضافہ کیا ہے۔ یعنی آپ بجائے دوسو روپیہ کے اڑھائی سو روپیہ ادا فرمائیں گے جزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔
دوسرے چودھری عبد اللطیف صاحب طالب علم میڈیکل سکول امرتسر ہیں جو حضرت امیر المومنین کا ارشاد سننے کے بعد لکھتے ہیں۔ میرا اس سال تحریک جدید کا وعدہ ساڑھے آٹھ روپیہ کا تھا۔ پانچ تو پہلے ادا کر چکا تھا۔ آج جمعہ پڑھنے کے لئے قادیان آیا۔ تو حضور کا خطبہ سنا۔ سنتے ہی دل میں تحریک پیدا ہوئی۔ کہ وعدہ میں اضافہ کروں۔ اور آج ہی حضور کی خدمت میں پانچ روپے ارسال کر رہا ہوں۔ گویا اس طرح سال ششم کا چندہ بجائے آٹھ روپیہ کے دس روپیہ ہو گیا۔

دوسرے مخلصین جماعت کو بھی چاہیئے۔ کہ اپنے وعدوں میں اضافہ کریں۔ تاکہ جو کمی رہ گئی ہے نہ صرف وہ پوری ہو جائے۔ بلکہ گزشتہ سال سے زیادہ رقم ہو جائے۔ اور ظاہر ہے۔ کہ جو دوست اضافہ فرمائیں گے۔ وہ اپنے پیارے امام کی خاص دعائیں جذب کرنے والے ہونگے۔ بہر حال احباب کرام کو حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا ۵ ماہ شہادت کا خطبہ خاص توجہ سے پڑھنا یا سننا چاہیئے۔ اور کمی کو پورا کرنے اور سال ششم کے وعدوں کو جلد سے جلد ادا کرنے کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔ اللہ تعالےٰ توفیق عطا فرمائے۔

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے حق و حکمت سے پُر ارشادات

حضرت سید محمد اسحاق صاحب کے درس الحدیث سے مختصر نوٹ

سحر کے معنی

ایک دفعہ نجد سے دو نہایت فصیح اور بلیغ مقرر مکّہ مکرمہ میں آئے۔ اور انہوں نے اس وقت کے حالات کے مطابق ایسی فصیح تقریریں کیں۔ کہ انہیں سُنکر اہلِ مکّہ حیران رہ گئے۔ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی ان تقاریر کو سراہا اور فرمایا۔ انّ من البیان لسحرًا کہ بعض تقریریں سحر ہوتی ہیں۔

بعض لوگ سحر کے معنے صرف "جنتر منتر" اور "جادو" کے کرتے ہیں اور اس وجہ سے قرآن کریم کے بعض مقامات سمجھنے میں ان کو سخت دقت پیش آتی ہے۔ یہ حدیث اس خیال کے لوگوں کی تردید کرتی ہے۔ کہ ہر جگہ کے سحر کے معنی "جنتر منتر" اور "جادو" ہی کے ہوتے ہیں۔

دراصل سحر کے معنی ہیں ما دقّ ولطف ماخذہٗ۔ یعنی وُہ بات جس کا ماخذ نہایت ہی باریک اور لطیف ہو۔ اسی وجہ سے سحر کا لفظ کبھی ان معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ کہ کسی انسان کو ایسے مادی اسباب سے نفع یا نقصان پہونچایا جائے۔ جن کا علم اس کے موافق یا مخالف کو قبل از وقوع نہ ہوسکے۔ اور کبھی سحر کا لفظ ان معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ کہ کسی انسان کا دوسرے انسان کو ایسے غیر مادی اسباب سے نفع یا نقصان پہونچانا جن کا علم اس کے موافق یا مخالف کو قبل از وقوع نہ ہو سکے۔

چونکہ ہر تقریر کا یکساں اثر نہیں ہوتا۔ بلکہ اثر کرنے والے وُہ دلائل ہوتے ہیں۔ جو مقرر پیش کرتا ہے۔ یا وُہ قوت بیانیہ۔ اور طریق تقریر ہوتا ہے۔ جو خدا نے مقرر کو ودیعت کر رکھا ہوتا ہے۔ اور یہ سب چیزیں ایسی ہیں۔ جو نظر نہیں آتیں۔ اس لئے اس حدیث کے یہ معنی ہوئے۔ کہ بعض تقریریں جن میں مقرر دلائل ساطعہ اور براہین قاطعہ پیش کرے۔ اور زبردست قوتِ بیانیہ پائی جائے۔ جس کا خاص اثر ہو۔ اُسے بھی سحر کہہ سکتے ہیں۔

بچوں سے پیار اور حسنِ سلوک

فرمایا۔ ایک دن نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس کچھ کپڑے بطور تحفہ لائے گئے۔ جن میں سے ایک سیاہ دھاری دار اوڑھنی تھی۔ حضور نے فرمایا۔ یہ اوڑھنی کس کو پہناؤں۔ سب خاموش رہے۔ اس پر حضور نے فرمایا اُمّ خالد کو (جو چار پانچ سال کی بچی تھی) میرے پاس لاؤ۔ چنانچہ وُہ آپ کے پاس لائی گئیں۔ اور آپ نے ان کو وُہ اوڑھنی اپنے دستِ مبارک سے اوڑھائی۔ اور نہایت پیار سے دو دفعہ دُعا کی ابلی واخلقی۔ خدا تیری عُمر دراز کرے۔ اسے خوشی سے پہنیں پھر آپ نے اس اوڑھنی کے نشان دکھانے شروع کئے۔ اور ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے فرماتے۔

یاام خالد ھذا سنا والسنا۔ اے ام خالد یہ کیسے اچھے۔ اور خوبصورت نشان ہیں۔

فرمایا۔ اس حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم بچوں کے ساتھ کتنا پیار کرتے۔ اور کس طرح خوش فرماتے نیز ان کے جذبات اور ضروریات کا کتنا خیال رکھتے۔ بعض ماں باپ بچوں کے ساتھ بہت بُرا سلوک کرتے ہیں۔ ان کی ضروریات کا خیال نہیں رکھتے۔ اور اس وجہ سے بچوں کو بُری عادتوں کا شکار بننا پڑتا ہے۔ اور پھر بڑے ہو کر بھی از عاداتِ قبیحہ کو نہیں چھوڑ سکتے۔ اور اس طرح ان کی ساری زندگی تباہ ہو جاتی ہے۔ پس بچوں کے ساتھ بہت نرمی کا سلوک رکھنا چاہیئے۔ اور ان کے ساتھ پیار و محبت کرنی چاہیئے۔ ان کی ضروریات اور جائز جذبات کا خاص خیال رکھنا چاہیئے۔ اور بچپن ہی سے ان کی عادات کو ٹھیک رکھنے کی کوشش کرنا چاہیئے۔ بُرا بچہ صرف اپنے ماں باپ کی بدنامی کا ہی موجب نہیں ہوتا۔ بلکہ اگر ماں باپ نے اس کی عمدًا صحیح تربیت نہیں کی ہوگی۔ تو وُہ خدا کے نزدیک بھی جواب دہ ہونگے کہ ان کی غفلت کے نتیجہ میں ایک انسان راہِ راست سے بھٹک گیا۔

ہر بیماری لازمًا متعدی نہیں ہوتی

فرمایا۔ اکثر مخالف نبی اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد لاعدوی کے غلط معنی کرکے اس پر یہ اعتراض کرتے ہیں کہ آپ کا یہ کہنا۔ کہ "کوئی بیماری بھی متعدی نہیں ہوتی" واقعات اور مشاہدات کے خلاف ہے۔ کیونکہ دُنیا میں متعدد متعدی بیماریاں پائی جاتی ہیں۔

دراصل حدیث لاعدوی کا یہ مطلب اور معنی نہیں۔ کہ کوئی بیماری بھی متعدی نہیں۔ بلکہ یہ ہے۔ کہ ہر بیماری ہمیشہ متعدی نہیں ہوتی۔ یعنی یہ ضروری نہیں۔ کہ ایک بیمار سے دوسرے تندرست کو ضرور لگ جائے۔

ایک اعرابی نے جب آپ کے قول کا غلط مفہوم سمجھ کر اعتراض کرتے ہوئے کہا۔ ارأیت الابل تکون فی الرمال امثال الظباء فیاتیھا البعیر الاجرب فتجرب۔ یعنی کیا آپ کو معلوم نہیں۔ کہ ہمارے اونٹوں کے گلّے کے گلّے صحرا میں ہرنوں کی طرح ریت پر خوشی خوشی ادھر اُدھر اچھلتے کودتے پھرا کرتے ہیں۔ کہ اچانک کہیں سے ان میں خارش والا اونٹ آ کر مل جاتا ہے۔ اور پھر سب کو خارش کی بیماری لگ جاتی ہے۔ مگر آپ فرما رہے ہیں کہ کوئی بیماری بھی متعدی نہیں ہوتی۔

نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اعرابی کی یہ بات سُنکر یہ نہیں فرمایا کہ تم غلط کہتے ہو۔ واقعی کوئی بیماری بھی متعدی نہیں۔ بلکہ فرمایا۔ فمن اعدی الاول۔ کہ اگر ہر بیماری متعدی ہوتی ہے۔ تو پھر سب سے پہلے اونٹ کو کس سے بیماری لگی۔ اور ایک حدیث میں ہے۔ فمن اجرب الاول۔ کہ پھر سب سے پہلے اونٹ کو کس جانور نے خارش والا بنایا۔ اگر اس طرح چلتے جائیں۔ تو آخر ایک جگہ ٹھہرنا پڑے گا۔ اور سب سے پہلے کے متعلق ماننا پڑیگا کہ اس کو خود بخود بیماری لگی۔

یہ سُنکر اعرابی بات کی تہہ تک پہونچ گیا۔ اور خاموش ہوگیا۔

پس یہ اعتراض قلتِ تدبر کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ دیکھو نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خارش کی بیماری کے متعدی ہونے سے انکار نہیں فرمایا۔ بلکہ آپ کے جواب سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ آپ نے یہ تو تسلیم فرمایا۔ کہ بعض بیماریاں متعدی ہوتی ہیں۔ مگر یہ کہہ من اجرب الاول او من اعدی الاول۔ یعنے سب سے پہلے اونٹ کو کس نے خارش والا بنایا۔ یہ بتایا۔ کہ ہر بیماری ہمیشہ متعدی نہیں ہوتی۔

پس جب خود نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحیح معنی کر دیئے۔ تو پھر کوئی اعتراض نہ رہا۔ اور ان معنوں کی روشنی میں اس حدیث کا یہ مطلب ہُوا کہ ہمیشہ ہر بیماری متعدی نہیں ہوتی۔ ہاں بعض بیماریاں متعدی بھی ہوتی ہیں۔

خاکسار محمود احمد خلیل۔ شاہ پوری

سکھوں کے جلسہ میں احراری ملا عنائت اللہ صاحب کی اشتعال انگیزی

کے متعلق

جناب چودھری فتح محمد صاحب ایم۔ اے کی تقریر

پچھلے دنوں سکھوں کے جلسہ میں احراری ملا عنائت اللہ نے جماعت احمدیہ کے متعلق جو غلط بیانیاں کیں۔ ان کی تردید میں ۸ ماہ شہادت کو لوکل انجمن احمدیہ نے ایک جلسہ منعقد کیا۔ جس میں جناب چودھری فتح محمد صاحب ایم۔ اے نے حسب ذیل تقریر فرمائی:۔

یہ قاعدہ کی بات ہے کہ جس گاؤں کا کوئی جھگڑا ہو۔ وہاں کے لوگوں کو ہی اسے نپٹانا چاہیئے۔ اور اگر دوسرے مقامات کے لوگوں کو بلایا جائے۔ یا از خود دوسرے آکر دخل دیں۔ تو ایسے موقعہ پر جھگڑا بجائے دُور ہونے کے اور زیادہ نازک صورت اختیار کر لیتا ہے۔ یہاں اردگرد کے کئی دیہات میں میں نے بہت سے جھگڑوں کو اسی طرح نپٹایا۔ کہ اگر کسی جگہ ہندو مسلمانوں کا کوئی جھگڑا تھا۔ تو دونوں فریقوں کو تاکید کی۔ کہ وہ باہر سے اپنی اپنی مدد کے لئے کسی کو نہ بلائیں۔ بلکہ اپنے معاملات کو خود ہی طے کریں۔ اور اس صورت میں ان کے بہت سے جھگڑے ختم بھی ہو گئے مگر حیرت ہے کہ قادیان کے بعض لوگ خود ایک فتنہ اُٹھاتے ہیں۔ اور پھر اس کو نپٹانے کے بہانہ سے باہر کے لوگوں کو اس فتنہ کو ہوا دینے کے لئے بلا لیتے ہیں۔

مولوی عنائت اللہ صاحب احراری نے یہاں کے سکھوں کے حال کے جلسہ میں کہا۔ تو گو چوہدری فتح محمد سے کہو۔ کہ وہ یہاں سے مذبح اٹھوا دیں تو ہم ان کو ووٹ دیں گے۔ گویا یہ مولوی صاحب خود تو سکھوں کے خیر خواہ بنتے ہیں۔ مگر ہمیں ان کے دشمن بتا رہے ہیں۔ حالانکہ جب مذبح کا سوال پیدا ہوا تھا تو یہاں کے تمام مسلمانوں نے بلا تفریق ہمیں کہا تھا کہ یہاں چونکہ مسلمانوں کی اکثریت ہے اس لئے یہاں مذبح ضرور ہونا چاہیئے۔ مگر ہم پہلو تہی کرتے تھے۔ کیونکہ قادیان کے مذبح کی بظاہر ذمہ داری ہم پر آتی تھی

احرار کی طرف سے منافرت کی کوشش

آخر کار انہی مسلمانوں کے زور دینے پر یہاں مذبح بنایا گیا جو اب ہماری مخالفت کر رہے ہیں۔ اور اسی مذبح کے سوال کو بیچ میں لا کر سکھوں کو اکساتے ہیں۔ حالانکہ ہر ایک آدمی جانتا ہے۔ کہ قادیان کے علاوہ بٹالہ۔ دھاریوال گورداسپور۔ امرتسر لاہور اور ہندوستان کے ہزارہا مقامات پر مذابح موجود ہیں اگر مولوی عنائت اللہ صاحب احراری سکھوں کے واقعی سچے خیر خواہ ہیں۔ اور ان کی خیر خواہی اسی میں سمجھتے ہیں۔ کہ مذبح اٹھا دیا جائے۔ تو کیا وہ اور ان کے دیگر احرار ان تمام مقامات کے مذابح اٹھا دینے کی بھی کوشش کر رہے ہیں۔ اور آج تک احرار نے کتنے مذبح اٹھوائے ہیں۔ اگر اس وقت تک انہوں نے ایک بھی مذبح نہیں اٹھوایا۔ اور ان کی موجودگی میں نئے نئے مذبح بنتے جا رہے ہیں۔ تو اگر قادیان میں بھی مسلمانوں کی اکثریت کی وجہ سے دوسرے مقامات کی طرح مذبح بن گیا ہے تو یہ کونسی انوکھی بات ہو گئی۔ ان حالات میں احرار کا قادیان کے مذبح کو اٹھانے پر زور دینا سکھوں کو ہمارے خلاف اکسا کر بین الاقوامی منافرت پیدا کرنے کے سوا اور کیا مدعا رکھتا ہے۔

پھر باوجود اس کے کہ مذبح گرائے جانے کے وقت قانوناً ہم کو دفاع کا حق حاصل تھا۔ مگر ہماری طرف سے کوئی مزاحمت نہ کی گئی۔ اور ہم نے اس موقعہ پر خون کا ایک قطرہ تک نہ گرنے دیا۔ لیکن اس کے باوجود ہم کو ظالم کہا جاتا ہے۔

پھر یہ بات سوچنے والی ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کے بانی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے گاؤکشی کو ہندوستان میں روکنے کے لئے ۱۹۰۸ء سے ایک تجویز پیش ہے۔ اور ہم اس تجویز پر اب تک قائم ہیں۔ اور قائم رہیں گے اور اگر سکھ اور ہندو صاحبان اس تجویز پر عمل پیرا ہوں۔ تو جماعت احمدیہ کی طرف سے گائے کشی کا جھگڑا ابھی اٹھ جاتا ہے مگر کیا مولوی عنائت اللہ صاحب کی مجلس احرار نے بھی من حیث الجماعت کوئی ایسی تجویز پیش کی یا پیش کر سکتی ہے۔ جس سے یہ سکھوں کی خیر خواہی کے دعویدار احراری گئوکشی چھوڑ سکیں۔

ربّ قادیان اور احرار

مجھے مولوی عنائت اللہ صاحب پر حیرت ہے۔ کہ وہ مسلمان کہلا کر لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتے ہوئے اور مؤحد ہونے کا دعوےٰ کرتے ہوئے "ربّ قادیان" رجو فی الحقیقت ربّ قادیان یعنی قادیان کی گندی نالی کا کیڑا ہے) نام رکھنے والے بدنہاد کو ساتھ لئے پھرتے ہیں۔ کیا ان کا یہی ایمان ہے۔ کہ قادیان کا کوئی اور ربّ ہے۔ اور باقی دُنیا کا اور؟ اگر نہیں اور قادیان کا بھی ربّ وہی ہے۔ جو باقی سب دنیا کا ہے۔ تو احرار کا "ربّ قادیان" نام رکھنے والے ایک شخص کو محض اس واسطے ساتھ لئے پھرنا کہ وہ جماعت احمدیہ کے خلاف بد زبانی کرتا ہے۔ ان کے مشرک ہونے کو ظاہر نہیں کرتا۔

مجھے معلوم ہوا ہے سکھوں کے جلسہ میں میری ایک ۱۹۲۹ء کی تحریر پیش کر کے بھی لوگوں کو مغالطہ میں مبتلا کرنے اور اشتعال دلانے کی کوشش کی گئی۔ اور کہا گیا۔ کہ یہ چودہری فتح محمد جماعت احمدیہ کے وزیر اعظم کی طرف سے تمام جماعتوں کے نام سرکلر بھیجا گیا ہے۔ جو سراسر غلط ہے۔ اصل واقعہ یہ ہے کہ ان دنوں کوٹلہ۔ بھام۔ بھارہ وغیرہ اردگرد کے دیہات میں جگہ بجگہ ہندو مسلمانوں کی لڑائیاں ہوتی رہتی تھیں۔ اور اردگرد کے دیہات میں مسلمانوں پر عرصہ حیات تنگ کیا گیا تھا۔ انہی دنوں مذبح بھی گرایا گیا تھا۔ اور یہ افواہیں مشہور تھیں۔ کہ سکھ قادیان پر حملہ کریں گے۔ اور قادیان کے بعض ہندو اور سکھ باہر کے سکھوں کو ایسے کاموں پر اکسا رہے تھے۔ ان دنوں جبکہ نہ صرف قادیان کے بلکہ اردگرد کے مسلمان بھی ہم سے مدد کے خواہاں ہوتے تھے۔ مسلمانوں کی انتہائی مظلومیت کو مدنظر رکھ کر میں نے ایک تحریر لکھی۔ جس میں یہ تجویز تھی۔ کہ ایسے ذرائع اختیار کئے جائیں۔ کہ جن سے مسلمان ہندوؤں کے مظالم سے نجات پا جائیں۔ اور مظلوموں کو جرأت دلائی جائے۔ اب یہ ایک تجویز تھی۔ جو اس وقت اور حالت کے تقاضا کی بناء پر لکھی گئی تھی۔ مگر نہ تو اس پر کسی اور سے مشورہ کیا گیا۔ اور نہ ہی اس پر عمل کیا گیا۔ اور نہ ہی کسی جماعت کو وہ بھیجی گئی۔ بلکہ مجھے اس تحریر کا خیال تک بھی نہ رہا۔ یہاں تک کہ کچھ عرصہ ہوا وہ کاغذ کسی نے غداری کرتے ہوئے احرار کے سپرد کر دیا۔ جس کی بناء پر اب سکھوں کو اکسانے کی کوشش کی جا رہی ہے حالانکہ اس تحریر کے مضمون سے ہی ظاہر ہے۔ کہ وہ ایک وقتی خود حفاظتی اور دفاعی تجویز تھی جسے احرار بارہ سال کے بعد پیش کر کے سکھوں اور احمدیوں میں منافرت اور اشتعال انگیزی پیدا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

اس کی تو وہی مثال ہے۔ کہ دو پہلوان کشتی لڑ رہے ہوں۔ جو ایک دوسرے کے ناک یا مونہہ پر گھٹنے اور گھونسے مارنے پر تلے ہوئے ہوں۔ مگر اس کی نوبت نہ آئے پھر جب اس پر دس بارہ سال کا عرصہ گذر جائے تو ان میں سے ایک دوسرے سے کہے کہ تم تو میرے بڑے دشمن ہو۔ کیونکہ تم نے دس بارہ سال قبل تم مجھے اس وقت جب ہم کشتی لڑ رہے تھے گھٹنے مارنے لگے تھے۔ کیا کوئی شخص اس کی اس بات کو معقول قرار دیگا۔

در اصل میری وہ تحریر بھی ایک وقتی بات تھی۔ جو اس وقت لکھی گئی۔ جبکہ سکھ مسلمانوں پر سختیاں کر رہے تھے۔ اور اس تحریر میں اس موقعہ کے لحاظ سے حفاظت کی تجویز کی گئی تھی۔ مگر نہ اس پر میں نے عمل کیا۔ اور نہ ہی کوئی اور کارروائی کی گئی۔ وہ تجویز جن لوگوں کی شرارتوں کی وجہ سے کی گئی تھی وہ اب بھی موجود ہیں۔ اور میں ان کے نام بھی جانتا ہوں مگر اب ان کا یہ حال ہے۔ کہ وہ ہمارے ساتھ دوستانہ تعلقات رکھتے ہیں مسلمانوں کو کسی قسم کی تکلیف نہیں پہونچاتے ہم ان سے ملتے ہیں۔ وہ ہم سے ملتے ہیں۔ اور میں ان کی بوقت ضرورت امداد بھی کرتا رہتا ہوں۔ مگر جب وہ تجویز کی گئی تو ان دنوں کی نزاکت کا یہ حال تھا۔ کہ گورنمنٹ کو خاص فوجی پولیس یہاں رکھنی پڑی۔ اور مذبح گرانے کی وجہ سے ارد گرد کے علاقہ کو ہماری ناوان بھی ادا کرنا پڑا۔ یہانتک کہ ان خطرات کے پیش نظر قادیان کی کوچہ بندی بھی کی گئی۔ اور مختلف پیشہ ور لوگ اپنے دیہات چھوڑ کر قادیان آبسے تھے اور بعض اپنا علاقہ چھوڑ کر سری گوبندپور چلے گئے تھے۔ ان حالات میں جو تجویز حفاظت کی گئی اس پر اعتراض کرنیکا مطلب سوائے اس کے کیا ہو سکتا ہے۔ کہ سکھوں کی طرف سے عملی رنگ میں بھی اگر مسلمانوں کے خلاف "قانون شکنی" ہوتی ہو۔ تو مولوی عنایت اللہ صاحب احراری کے نزدیک کوئی قابل اعتراض بات نہیں۔ لیکن ایک احمدی اگر محض دفاع کی تجویز بھی کرے۔ تو وہ ناقابل عفو جرم کا مرتکب قرار پاتا ہے۔ چنانچہ اب مولوی عنایت اللہ صاحب اور ان کے ساتھی مذبح کی آڑ لے کر۔ اور میری اس ایک پرانی تحریر کو پیش کر کے سکھوں کو میرے اور جماعت احمدیہ کے خلاف اکساتے ہیں۔ حالانکہ یہاں کے سارے مسلمان مذبح کی تائید میں ہمارے ساتھ تھے۔ مگر اب وہ مولوی عنایت اللہ صاحب کی راہنمائی میں ہمیں تو سکھوں کے دشمن قرار دیتے ہیں۔ اور آپ ان کے خیر خواہ بن بیٹھے ہیں۔ لیکن وہ یاد رکھیں کہ سکھ ایک دلیر اور بہادر قوم ہے اور بہادر اقوام جب لڑائی کے بعد صلح کر لیتی ہیں۔ تو بھر دل سے کینہ و بغض نکال دیتی ہیں۔ جس طرح ہم اس اخلاقی اصل پر عمل پیرا ہیں۔ اسیطرح کی توقع ہم سکھوں سے رکھتے ہیں۔ ہمارا مضافات کے سکھوں سے کوئی جھگڑا یا نزاع نہیں۔ اور میرے ساتھ ارد گرد کے دیہات کے سکھوں سے نہایت اچھے تعلقات ہیں۔ اور میں ان دیہات میں بسنے والے مسلمانوں کی بھی وقتاً فوقتاً مدد کرتا رہتا ہوں۔ کئی اغوا کے واقعات میں میں نے مسلمانوں کو ان کی عورتیں واپس دلائی ہیں۔

غرض میرے ان کے ساتھ ایسے تعلقات ہیں۔ کہ مولوی عنایت اللہ صاحب احراری خواہ کتنا بھی زور لگائیں۔ مجھے یقین ہے۔ کہ وہ سکھوں کو میرے خلاف کرنے میں ہرگز کامیاب نہ ہو سکیں گے کیونکہ وہ جانتے ہیں۔ کہ میں ان کا خیر خواہ ہوں۔

تقریر کے آخر میں جناب چوہدری صاحب نے جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ وہ اپنے فرائض منصبی کو ادا کرتے ہوئے تبلیغ کریں۔ اور ارد گرد کے لوگوں پر اپنے عملی نمونہ سے اثر پیدا کریں۔ ان کے پاس جائیں ان کو اپنے ہاں بلائیں۔ اور اس طرح مل جل کر ایک دوسرے کے دکھ درد میں شریک ہوں۔ ضرورت کے وقت ان کی امداد کریں۔ اور ان کو سمجھائیں کہ آپ لوگ آپس کے جھگڑوں سے اجتناب کریں۔ لیکن اگر کبھی کوئی واقعہ ہو بھی جائے۔ تو بجائے عدالتوں میں جا کر اپنی جائیدادوں کو تباہ کرنے کے خود ہی جھگڑا چکانے کی کوشش کریں۔ میں ان لوگوں سے یہی کہا کرتا ہوں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کی یہی دلیل ہے۔ کہ باوجودیکہ قادیان میں ہزاروں کی تعداد میں احمدی ہیں۔ مگر ہمارے آپس کے مقدمات دیوانی عدالتوں میں نہیں جاتے اور اس طرح ہم روپیہ برباد نہیں کرتے۔ اب اگر ہماری جماعت صحیح رنگ میں اپنے فرض کو سمجھتی ہوئی لوگوں کی دنیوی اصلاح کرے۔ تو وہ اس خیر خواہی سے ضرور متاثر ہوں گے۔ اور عملی ہمدردی کا ان پر جو اثر ہو سکتا ہے وہ محض باتوں سے نہیں ہوتا۔ اور عملی نمونہ اور ان کی اصلاح کا قدم اٹھاتے ہوئے جب آپ لوگ تبلیغ کریں گے۔ تو پھر احراری یا اور کوئی خواہ کتنا بھی ان کو ہمارے خلاف ورغلاتے۔ وہ کبھی کامیاب نہیں ہو سکیں گے۔ اور لوگ ہمارے اسلامی اخلاق کی وجہ سے اسلام میں داخل ہونے پر مجبور ہوں گے۔

جماعت احمدیہ کے مقابلہ میں غیر مبایعین کی پچیس سالہ ناکامی

اخبار پیغام اسلام لاہور یکم اپریل ۱۹۳۹ء میں "توسیع جماعت کا جذبہ رکھنے والے احباب" کو توجہ دلاتے ہوئے۔ مندرجہ ذیل "صرف دو ذرائع" بیان کئے گئے ہیں۔

پہلا یہ کہ "جماعت کے اندر توسیع اور تعمیر جماعت کا ایک بے پناہ جذبہ پیدا کر دیا جائے۔ دوسرا ان غلط فہمیوں کو دور کیا جائے۔ جو جماعت قادیان کے ارباب حل و عقد کی کج روی کی وجہ سے دنیا میں پیدا ہو چکی ہیں۔ اس کے لئے ایک مستقل جدو جہد کی ضرورت ہے۔ آخر پچیس سالوں کی خرابیوں کو دور کرنا دو دن کا کام نہیں۔ پیہم تبلیغ سے ہی خوشگوار صورت پیدا ہو گی۔ اور توسیع و تنظیم کے راستے صاف ہوں گے۔"

عبارت محولہ بالا سے یہ امر صاف طور پر عیاں ہے۔ کہ غیر مبایعین کو اس بات کا کھلم کھلا اعتراف ہے۔ کہ گذشتہ پچیس سالہ مقابلہ میں ان کو سخت ناکامی ہوئی ہے۔ پھر راقم تحریر مذکور کی ناواقفیت کا یہ عالم ہے۔ کہ اس کے خیال میں گویا "جماعت قادیان کے ارباب حل و عقد کی کجروی" اور پچیس سالوں کی خرابیوں کے سدباب اور روک تھام کے لئے غیر مبایعین کی طرف سے پہلے کوئی کوشش ہی نہیں کی گئی۔ اور اب بھی صاحب زیرک انسان ہیں جن کی توجہ اس طرف مبذول ہوئی ہے۔ مگر انہیں معلوم ہونا چاہیئے اخبار پیغام صلح ۱۹۱۳ء سے جاری ہے۔ اور آج تک اسی رنگ و روش میں سرگرم ہے۔ پھر غیر مبایعین کے حضرت امیر ایڑی سے لے کر چوٹی تک زور صرف کر چکے ہیں۔ اسی طرح ان کے دوسرے مددگار بھی۔

پس اکابر غیر مبایعین کی مسلسل پچیس سالہ سرگرم کوششوں کے باوجود جبکہ جماعت احمدیہ قادیان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نقش قدم پر گامزن ہے۔ تو آئندہ بھی غیر مبایعین اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے اب جبکہ وہ پچیس سال تک حق کی مخالفت میں اپنے ہر قسم کے ذرائع استعمال کر کے نتیجہ دیکھ چکے ہیں۔ ان کو چاہیئے کہ اپنے ایک معزز بزرگ حضرت مولوی غلام حسن خان صاحب پشاوری کی طرح حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی بیعت میں داخل ہو جائیں۔

خاکسار۔ خوشی محمد۔ بی۔ ایس۔ سی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی الہامی دعا کا اثر

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی غلامی کا جن لوگوں کو فخر حاصل ہے ان میں سے شاید کمتر ہی ایسے ہونگے۔ جنہوں نے ان برکات سے حصہ نہ پایا ہو جو اللہ تعالےٰ کی طرف سے آپ کو عطا کی گئی ہیں۔ اور ابھی ان برکات کا دائرہ اس قدر وسیع ہوگا کہ بادشاہ بھی آپ کے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ ان لوگوں کو جنہوں نے اب تک اس شیریں ثمر کو نہیں چکھا شاید یہ بات تعجب میں ڈالے۔ کہ اس جماعت کا کیونکر وہ عروج ہوگا۔ کہ بادشاہ بھی آپ کے کپڑوں سے برکت ڈھونڈینگے لیکن وہ لوگ جنہوں نے آپ کی برکتوں کو اپنے اوپر نازل ہوتے دیکھا ہے ان کی نظروں کے سامنے گویا یہ سب باتیں واقع ہو چکی ہیں۔ اس وقت میں جس دعا کا ذکر کرنے لگا ہوں وہ کم سے کم میرے لئے اس قدر ازدیاد ایمان کا باعث ہوئی ہے۔ کہ مجھ کو کسی دلیل کی ضرورت نہیں۔ یہ واقعہ جو مجھ پر گذرا ہے اس لئے لکھ رہا ہوں کہ ممکن ہے کوئی سعید روح اس سے فائدہ اٹھائے۔

میرے کئی دانتوں میں تکلیف چند ماہ سے تھی۔ ڈاکٹر کو دکھانے پر معلوم ہوا۔ کہ اس میں پیپ پڑ گئی ہے طبی مشورہ کے بعد یہ طے ہوا۔ کہ اس کا علاج یہ ہے کہ دانتوں کو نکلوا دیا جائے۔ میرے سینی ٹوریم میں جہاں میں اس وقت کام کرتا ہوں۔ ایک ڈاکٹر صاحب دانتوں کے بہت ماہر اور ہوشیار ہیں۔ لیکن وہ بوجہ علالت چھ ماہ سے نہ آ سکے چونکہ مجھے تکلیف زیادہ تھی۔ اسی لئے ایک دوسرے ڈاکٹر کو جو عرصہ سات سال سے یہ کام کرتے ہیں ان کو دکھایا انہوں نے کہا کہ میں سنی ٹوریم میں آ کر نکال دوں گا۔ اور کمپونڈر سے کہا کہ تین فی صدی کوکین کا انجکشن بنا لاؤ۔ میں نے اس وقت ان کو ٹوکا بھی۔ کہ بجائے کوکین کے نووکین استعمال کریں۔ لیکن انہوں نے کہا کچھ نقصان نہیں ہے اسی کو رہنے دیں۔ چونکہ سنی ٹوریم کے ڈاکٹر زیادہ تر دق وسل ہی کا علاج کرتے ہیں اس لئے کسی کو خیال بھی نہ ہوا کہ تین فی صدی کا انجکشن زہر کا کام دے گا۔ کوکین کی خوراک زیادہ سے زیادہ ½ گرین ہے اور انجکشن کی مقدار اس سے کم ہونی چاہئے۔ تین فی صدی میں گویا تقریباً ۱۳ گرین کوکین تھی۔ چونکہ انجکشن صرف نصف اونس میں بنایا گیا تھا اس لئے اس میں اس کی مقدار ½۶ گرین تھی۔ نصف اونس میں تقریباً ۱۵ سی سی ہوتے ہیں جس میں سے ڈاکٹر نے میرے مسوڑوں میں تقریباً ½۱ سی سی دوا بذریعہ سوئی پہنچا دی۔ یعنی دوا کی اس قدر مقدار پہنچی جو انسان کو ہلاک کرنے کے لئے کافی ہے۔ سوئی کے لگتے ہی میرے گلے میں خشکی محسوس ہونے لگی۔ اور میں نے سمجھ لیا کہ زہر کا اثر ہو گیا ہے۔ میں نے فوراً دوسرے ڈاکٹر کو بتایا (میرے ساتھ کام کرنے والے ڈاکٹر صاحب) انہوں نے میرے چہرے پر جو نظر کی۔ تو اس کو متغیر پایا میں نے فوراً کہا کہ جا کر دیکھئے کہ اس کے اتار کے لئے کون دوا ہوتی ہے۔ انہوں نے فوراً ایک ٹیکہ لگایا لیکن زہر کا اثر زیادہ ہوتا جاتا تھا۔ اسی حالت میں میں نے کہا کہ فلاں کتاب لا کر دیکھئے۔ کہ اس کا کوئی اور بھی علاج ہے انہوں نے کتاب پڑھی۔ میں نے کہا کہ اب فلاں دوا لاؤ۔ چنانچہ اسی کو میں نے استعمال کیا لیکن میری حالت بہت کمزور ہونے لگی۔ قلب کمزور ہونے لگا تمام جسم میں رعشہ ہونے لگا اور میں قریب ہی زمین پر دراز ہو گیا اور استغفار پڑھنا شروع کر دیا۔ میرے دماغ میں اب غور کی طاقت نہ تھی لیکن یکایک میری زبان پر جاری ہوا۔ رب کل شیء خادمک۔ رب فاحفظنی وانصرنی وارحمنی

ابھی میں نے شاید دو مرتبہ ہی کہا ہوگا کہ اللہ تعالےٰ نے زہر کے اثرات کو کم کرنا شروع کر دیا۔ اور پانچ منٹ کے اندر میں خود ہی اٹھ کر کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس کے بعد میں نے چاء وغیرہ پی۔ لیکن دن بھر تمام جسم پر رعشہ رہا رات کو نیند بہت کم آئی۔ مگر دوسرے دن اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی الہامی دعا کی برکت سے مجھ کو بالکل صحیح تندرست کر دیا۔ اللہ تعالیٰ کی ہزاروں ہزار برکتیں ہوں جری اللہ فی حلل الانبیاء پر جس نے ہم کو ایسی ایسی نعمتوں سے مالا مال کر دیا ہے۔ اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد وعلی عبدک المسیح الموعود وبارک وسلم انک حمید مجید

خاکسار: محمد زبیر اسسٹنٹ میڈیکل سپرنٹنڈنٹ کنگ ایڈورڈ ہفتم سینی ٹوریم بھوالی

اعلان قابل توجہ جماعت ہائے احمدیہ

مندرجہ ذیل انسپکٹر صاحبان بیت المال کو مفصلہ ذیل جماعتوں میں بقایا جات کی وصولی میں مقامی جماعت کے عہدیداران کی امداد کے لئے بھیجا جا رہا ہے اور امید کی جاتی ہے۔ کہ احباب و عہدیداران جماعت مقامی انسپکٹر صاحبان سے پورا پورا تعاون کر کے عند اللہ ماجور ہونگے۔

۱۔ سید محمد لطیف صاحب :۔ بٹالہ۔ امرتسر۔ لاہور۔ مغل پورہ۔ چھاؤنی لاہور۔ شاہدرہ۔ شیخوپورہ۔

۲۔ قریشی میر احمد صاحب :۔ منٹگمری۔ پاک پٹن۔ اوکاڑہ۔ وہیاپورہ۔ نورشاہ چک نمبر ۳۳ عارف والہ۔ ملتان۔ خانیوال۔

۳۔ مولوی عبد العزیز صاحب :۔ گوجرانوالہ۔ وزیر آباد۔ حافظ آباد۔ گجرات۔ لالہ موسیٰ۔ کھاریاں۔ جہلم۔ پنڈ دادنخاں۔ گوجر خاں۔ دوالمیال۔

۴۔ چوہدری فیض احمد صاحب :۔ سرگودہا۔ بھیرہ۔ بھلوال۔ خوشاب۔ ملکوال شاہپور۔ میانی۔ جھنگ۔

۵۔ حکیم فیروز الدین صاحب :۔ سیالکوٹ۔ پسرور۔ ڈسکہ۔ نارووال۔ ظفروال۔ سمبڑیال۔ جموں۔

۶۔ سردار نذر حسین صاحب :۔ فیروزپور۔ قصور۔ فاضلکا۔ زیرہ۔ موگا۔ فرید کوٹ۔ کپورتھلہ۔ جالندھر۔ چھاؤنی جالندھر۔ نورمحل۔ راہوں۔ ہوشیارپور گڑھشنکر۔

۷۔ چوہدری عنایت علی خان صاحب آنریری انسپکٹر :۔ کھنہ۔ لدھیانہ۔ مالیر کوٹلہ۔ نابھہ۔ پٹیالہ۔ سنور۔ سامانہ۔ سنگرور۔ دھوری۔ خانپور۔ سرہند۔ مانسہ منڈی۔ انبالہ شہر و چھاؤنی۔

(ناظر بیت المال قادیان)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن۔ ۱۰ اپریل۔ ڈنمارک کے برطانوی سفیر اور اس کے عملہ کو نازیوں نے گرفتار کرلیا ہے۔ حکومت برطانیہ نے اعلان کیا ہے کہ ڈنمارک کو دشمن کا ملک قرار دیدیا گیا ہے اور حکم دیدیا گیا ہے کہ کسی برطانوی باشندے کو اس کے ساتھ تجارت کرنے کی اجازت نہیں۔ نیز برطانوی جہازوں کو حکم دیا گیا ہے کہ ڈنمارک کا جو جہاز ملے اسے گرفتار کرلیا جائے۔ کینیڈا کی حکومت نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ اس کی بندرگاہوں میں جو جہاز ہیں۔ انہیں قبضہ میں لے لیا جائے۔ اس کے تین جہاز ہانگ کانگ کے نزدیک روک لئے گئے ہیں۔ جرمنی نے ڈنمارک کے تمام جہازوں حتیٰ کہ مچھلیاں پکڑنے والوں کو بھی اپنے قبضہ میں لے لیا ہے

سٹاک ہالم۔ ۱۰ اپریل۔ ناروین گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے کہ اس کی فوجیں ابھی تک جرمن فوجوں کا مقابلہ کر رہی ہیں اور اس کی فوجیں دھڑا دھڑ جمع ہو رہی ہیں

لنڈن۔ ۱۰ اپریل۔ برطانیہ کے وزیر خارجہ نے ناروے کے باشندوں کے نام ایک پیغام براڈکاسٹ کرتے ہوئے کہا ہے۔ کہ برطانیہ ناروے کے دوش بدوش جرمنی سے جنگ کریگا جب تک کہ فتح حاصل نہ ہو

روم۔ ۱۰ اپریل۔ اٹلی کی سرکاری نیوز ایجنسی نے اعلان کیا ہے۔ کہ جرمنی ناروے اور ڈنمارک پر حملہ کرنے میں حق بجانب ہے۔ اتحادی اس پر جو ضرب لگانا چاہتے تھے۔ وہ الٹی ان پر آن پڑی ہے۔ ناروے کے سمندر میں بچھائی ہوئی برطانوی سرنگوں پر اب جرمنی پوری طرح کنٹرول کرے گا۔

لنڈن۔ ۱۰ اپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ جرمن فوجوں نے اوسلو پر صرف ۵ منٹ میں قبضہ کرلیا۔

کلکتہ۔ ۱۰ اپریل۔ بنگال گورنمنٹ نے حکم دیا ہے۔ کہ تمام وہ جلسے اور جلوس جو ملکی حفاظت اور پبلک کے نظم ونسق کے خلاف ہوں۔ ممنوع ہیں۔ یہ حکم چھ ماہ تک نافذ العمل رہے گا۔

دہلی۔ ۱۰ اپریل۔ کانگرس نیشنلسٹ پارٹی کے لیڈر مسٹر اینے نے پرسوں وائسرائے سے ملاقات کی۔ اور آج مرکزی اسمبلی میں چند ذمہ وار اصحاب سے ملے۔ اور پھر واردھا روانہ ہوگئے۔ کہا جاتا ہے کہ وہ وائسرائے کا کوئی خاص پیغام لیکر گاندھی جی کے پاس گئے ہیں۔ حکومت اس ماہ کے اندر اندر پراونشل کانسٹی ٹیوشن کو بھی معطل کرکے سارے فرقوں کے لیڈروں کی کانفرنس آئندہ کانسٹی ٹیوشن مرتب کرنے کے لئے بلائے گی۔

آگرہ۔ ۱۰ اپریل۔ گذشتہ شب پولیس نے دیال باغ میں چھاپہ مارا۔ اور ایک مکان کا قفل توڑ کر ایک تیرہ سالہ لڑکی برآمد کی۔ جو گذشتہ چند روز سے ایک قریبی گاؤں سے گم تھی۔ دیال باغ کے رہنے والے سات اشخاص کو گرفتار کرلیا گیا ہے۔ لڑکی نے لرزہ خیز واقعات بیان کئے ہیں۔

لنڈن۔ ۱۱ اپریل۔ آج شمالی سمندر میں ناروے کے ساحل کے پاس برطانوی اور جرمن جنگی جہازوں میں سخت لڑائی ہو رہی ہے۔ سیگنٹ سے نیویاک کے علاقہ میں ۶ گھنٹے کی لڑائی کے دوران میں جرمنی کے تین کشتی اور دو دوسرے جہاز تباہ ہوچکے نیز مال لے جانے والے سات جرمن جہاز تباہ ہوئے ہیں۔ برطانیہ کے دو تباہ کرنے والے جہاز ڈوبے ہیں اور دو کو نقصان پہنچا ہے۔ اس وقت تک جرمنی کے کل جہاز ۴۰ ہزار ٹن کے ڈوب چکے ہیں۔

لنڈن۔ ۱۱ اپریل۔ آج برطانیہ کے جنگی جہاز اوسلو کی کھاڑی میں گھس گئے ہیں اور انہوں نے جرمنی کو الٹی میٹم دیدیا ہے کہ ہتھیار ڈال دیں مگر الٹی میٹم دینے کی خبر کی ابھی تصدیق نہیں ہوئی۔ ناروے کی دو بندرگاہوں پر قبضہ کرنے کے متعلق بھی اطلاع ملی ہے۔

لنڈن۔ ۱۱ اپریل جنگی پرناروے کی فوجیں کئی ایک مقامات پر جرمن فوجوں کا ڈٹ کر مقابلہ کر رہی ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ ناروے والوں نے ہمار پر پھر قبضہ کرلیا ہے اور ایک سرنگ کو بند کر کے جرمنوں کو آگے بڑھنے سے روک دیا ہے

لنڈن۔ ۱۱ اپریل۔ ناروے کے بادشاہ نے ایک اعلان کیا ہے جس میں بیان کیا ہے کہ ہم اتحادیوں سے مل کر جرمنوں سے لڑنے کا پکا ارادہ کرچکے ہیں۔ بادشاہ نے لوگوں سے کہا ہے کہ اپنی آزادی کی حفاظت کے لئے پوری طاقت سے دشمن کا مقابلہ کریں۔ ناروے کے جہازوں اور بحری توپ خانے نے بھی بڑی بہادری دکھائی ہے۔ انہوں نے جرمنی کے دو جنگی جہاز ڈبو دیئے ہیں جن میں سے ایک ۵۴۰۰ ٹن کا تھا۔

ناروے کے خزانہ کو اوسلو سے نکال کر کسی محفوظ جگہ میں پہنچا دیا گیا ہے۔ ناروے میں جوں جوں لڑائی شدت اختیار کر رہی ہے جرمنی میں تشویش بڑھ رہی ہے لڑائی کی جو خبر وہاں پہنچتی ہے فوراً ہٹلر کو پہنچائی جاتی ہے۔ غیر جانبدار حلقوں کی خبر ہے کہ سویڈن اور ناروے پر حملہ کرنے کی بنا پر جرمنی میں جو خوشیاں منائی جا رہی تھیں۔ وہ اب نظر نہیں آتیں۔

لنڈن۔ ۱۱ اپریل۔ اس وقت تک برطانیہ کے صرف چھ ہوائی جہاز تباہ ہوئے ہیں۔ گذشتہ دو روز سے برطانیہ کے ہوائی جہاز بہت سرگرمی سے کام کر رہے ہیں۔ انہوں نے سمندری قافلوں کی دیکھ بھال اور حفاظت کے علاوہ شمالی سمندر اور جرمنی کے سمندری اڈوں پر اڑان کی۔ اور قیمتی معلومات حاصل کی ہیں کل دن بھر برطانوی ہوائی جہاز ناروے کے ساحل کے ساتھ ساتھ سرگرمی دکھاتے اور یہ دیکھتے رہے کہ جرمنی کے کتنے جہاز کھڑے ہیں اور وہ کس قسم کے ہیں۔

لنڈن۔ ۱۱ اپریل۔ برطانیہ کا ایک دیکھ بھال کرنے والا جہاز پہنچنے کے تھوڑی دیر بعد جرمنی کے اڈے پر اڑا۔ اور اس نے جہاز گنے صرف پچاس فٹ کی بلندی پر وہ اڑتا رہا۔ اور کئی ایک جگہ اسے جرمن جہازوں سے دوچار ہونا پڑا

لنڈن۔ ۱۱ اپریل۔ اب یہ بات ظاہر ہوچکی ہے۔ کہ روس جرمنی کی خاطر جنگ میں پڑنا نہیں چاہتا۔ روس نے ایک اعلان کیا ہے۔ جس میں کہا ہے کہ چونکہ اتحادی خود سیکنڈے نیویا کے ممالک پر قبضہ کرنا چاہتے تھے اس لئے جرمنوں نے جو حملہ کیا ہے ٹھیک کیا ہے روس کی طرف سے اب اعلان امید کے خلاف نہیں ہے۔ مگر اس کا موجودہ حالت پر کوئی اثر نہیں پڑسکتا۔

لنڈن۔ ۱۱ اپریل مغربی مورچہ پر دیکھ بھال کرنے والے دو جرمن جہاز نیچے گرائے گئے۔

پیرس۔ ۱۱ اپریل۔ سرکاری طور پر بیان کیا گیا ہے۔ کہ جرمنوں کا یہ دعویٰ بالکل غلط ہے کہ فرانسیسی کا ایک تباہ کن جہاز غرق کر دیا گیا ہے۔

دہلی۔ ۱۱ اپریل۔ گورنمنٹ آف انڈیا نے ایک حکم جاری کیا ہے کہ ناروے سے اور سویڈن کے جہاز جہاں بھی ہندوستان کے قریب ہوں انہیں روک لیا جائے نیز سیکنڈے نیویا کے لوگوں کو مال بھیجنے کی اجازت منسوخ کردی گئی ہے۔

دہلی۔ ۱۱ اپریل۔ مسٹر جناح نے ایک بیان جاری کیا ہے۔ جس میں گاندھی جی کے اس مضمون پر نکتہ چینی کی ہے جو انہوں نے مسلم لیگ کے لاہور والے ریزولیوشن کے متعلق لکھا تھا۔ مسٹر جناح کہتے ہیں کہ اگلے جمعہ کو ہندوستان کے مسلمانوں کو جلسے کرنے کے لئے کہا گیا ہے اس کے بعد گاندھی جی کو معلوم ہو جائے گا کہ لاہور کا ریزولیوشن پچاس ہزار مسلمانوں کے مجمع نے ہی منظور نہیں کیا۔ بلکہ اس میں تمام مسلم ہندوستان کے خیال کی نمائندگی کی گئی ہے۔

کراچی۔ ۱۱ اکتوبر۔ سندھ کے وزیر اعظم نے اقلیتوں کے متعلق اپنی پالیسی کا اظہار کرتے ہوئے ایک تقریر میں کہا۔ سندھ میں چونکہ مسلمانوں کی اکثریت ہے اس لئے ان کا فرض ہے کہ اقلیتوں کے حقوق اور ان کے جان ومال کی حفاظت کریں۔

لنڈن۔ ۱۱ اپریل سٹاک ہولم سے خبر آئی ہے کہ ناروے والوں نے بارگین کی بندرگاہ

ملٹری اکاؤنٹس ڈیپارٹمنٹ میں کلرکوں کی ضرورت

محکمہ ہذا میں عارضی کلرکوں کی بھرتی کے لئے ۲۰ مئی ۱۹۴۰ء کو نئی دہلی۔ راولپنڈی۔ میرٹھ۔ کلکتہ۔ اور پونا میں ایک امتحان ہوگا۔ مستقل ملازمت کی گارنٹی نہیں۔ تاہم قابل اشخاص کے معاملہ پر غور کیا جاسکے گا۔ امیدوار کی عمر یکم مئی ۱۹۴۰ء کو اٹھارہ اور اٹھائیس سال کے درمیان ہونی چاہیئے۔ مشاہرہ ۵۱/۰/۰ ماہوار معہ اس الاؤنس کے جو خاص سٹیشنوں پر متعین ہونے والے مستقل کلرکوں کے لئے مقرر ہے۔

امیدوار کے پاس یونیورسٹی کی ڈگری ہو۔ یا پھر اعلےٰ تعلیم کی کوئی اور سند ہو۔ امتحان مقابلہ انگریزی دانی (جس میں ڈرافٹنگ اور پیرافریزنگ بھی شامل ہوگا) اور کمرشل حساب کا ہوگا۔

امتحان مقابلہ میں بیٹھنے کے لئے امیدوار کو اپنے ہاتھ سے لکھی ہوئی درخواست آنی چاہیئے۔ (جس کے ساتھ نقول سرٹیفکیٹ۔ عمر کی تصدیق اور چال چلن کی تصدیق ہونی لازمی ہے) یہ بھی نوٹ ہونا چاہیئے۔ کہ امیدوار کس جگہ امتحان میں بیٹھنا چاہتا ہے۔ امیدوار کا پورا نام اور ایڈریس اور جس کمیونٹی سے وہ تعلق رکھتا ہے۔ صحیح طور پر درج ہونا چاہیئے۔

امیدوار کو ۲/۱/۱۰ فیس امتحان ادا کرنی ہوگی۔ جو کسی صورت میں واپس نہیں کی جائے گی۔ سفر خرچ اپنا کرنا ہوگا۔ امتحان کے وقت اور مقام وغیرہ سے امیدوار کو مطلع کر دیا جائے گا۔

جو امیدوار کامیاب ہوں گے۔ جوں جوں اسامیاں نکلیں گی۔ ان کو عارضی طور پر موقعہ دیا جائے گا۔ ہر مرکز میں جو پہلی اسامیاں خالی ہوں گی۔ وہ اس مرکز کے مسلمان کامیاب امیدواروں سے پُر کی جائے گی۔ اور اس کے بعد ۲۵ فیصدی آل انڈیا اسامیاں ان کے لئے مخصوص رکھی جائیں گی۔

نارتھ ویسٹرن ریلوے

۱۵- اپریل ۱۹۴۰ء سے تیسرے درجے کے یکطرفہ ارزاں ٹکٹ مندرجہ ذیل سٹیشنوں کے درمیان امتحاناً جاری کئے جائیں گے۔

جن سٹیشنوں کے درمیان جاری کئے جائیں گے	ارزاں کرایہ (روپیہ آنہ پائی)
دھولکوٹ۔ کالکا / انبالہ شہر۔ کالکا	۰ — ۱۳ — ۰
انبالہ شہر۔ شملہ / دھولکوٹ۔ شملہ	۳ — ۱۳ — ۰

۲- ۱۵- اپریل ۱۹۴۰ء سے وہ مسافر اور ان کا سامان جو انبالہ سٹی بکنگ ایجنسی سے دھولکوٹ شملہ سیکشن کے سٹیشنوں تک اور دھولکوٹ شملہ سیکشن کے سٹیشنوں سے انبالہ سٹی بکنگ ایجنسی تک بک کئے جائیں گے۔ سٹی بکنگ ایجنسی اور دھولکوٹ ریلوے سٹیشن کے درمیان میسرز کے۔ ڈی۔ جیٹھ اینڈ کو این۔ ڈبلیو ریلوے سٹی بکنگ ایجنٹس کے زیر انتظام تانگوں میں مفت لے جائے جائیں گے

۳- یہ سکیم ان ارزاں یکطرفہ کرایہ جات پر بھی حاوی ہے۔ جو مندرجہ بالا پیرہ ۱ میں درج ہیں۔

۴- وہ اشیا جو ریلوے میں مفت لیجائی جائیں گی وہ سڑک کے حصہ میں بھی مفت لیجائی جائیں گی۔ نارتھ ویسٹرن ریلوے پر جتنا سامان مفت لیجانے کی اجازت ہے سڑک کے حصہ پر بھی اس قدر سامان مفت لیجایا جاسکتا ہے۔ لیکن جو سامان مفت مقدار وزن سے زائد ہوگا۔ اس کا ایک آنہ فی من یا حصہ من کے حساب سے کرایہ لیا جائے گا۔

چیف کمرشل منیجر لاہور

ایک عزیز کے نام خط

پر

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کی رائے

"مجھے بچپن سے تصنیف کا شوق ہے۔ اس لئے ہر عمدہ تصنیف جو کسی کے ہاتھ سے نکلتی ہے۔ وہ خاص خوشی کا باعث ہوتی ہے۔ مکرمی چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب ممبر ایگزیکٹو کونسل وائسرائے ہند نے اپنی اس قیمتی تصنیف میں جو اس وقت دوستوں کے ہاتھ میں ہے نہ صرف جماعت احمدیہ کی بلکہ بنی نوع انسان کی ایک عمدہ خدمت سرانجام دی ہے۔ کیونکہ اس تصنیف میں وہ رستہ بتایا گیا ہے۔ جس پر چل کر انسان ایک با اخلاق اور باخدا انسان بن سکتا ہے۔ دنیا میں اہل دنیا کی علمی اور اقتصادی اور سیاسی خدمت کرنے والے لوگ تو بہت ہیں۔ مگر اخلاقی اور روحانی خدمت کی طرف موجودہ مادی زمانہ میں بہت کم لوگوں کو توجہ ہے۔ اور اس لحاظ سے چوہدری صاحب مکرم کی یہ خدمت جس کی اس زمانہ میں دنیا کو ازحد ضرورت ہے بہت قابل قدر ہے احمدی نوجوان تو خیر اسے پڑھیں گے ہی مگر ضرورت اس بات کی ہے کہ اس مفید تصنیف کو غیر احمدی اور غیر مسلم اصحاب تک بھی کثرت کے ساتھ پہنچایا جائے تاکہ وہ بھی اس پاکیزہ چشمہ کے مصفیٰ پانی سے سیراب ہوں۔" قیمت ۸ ملنے کا پتہ **منیجر بکڈپو تالیف و اشاعت قادیان دارالامان**

معجون عنبری

یہ دوا دنیا بھر میں مقبولیت حاصل کر چکی ہے۔ ولایت تک اس کے مداح موجود ہیں۔ دماغی کمزوری کے لئے اکسیر صفت ہے۔ جوان بوڑھے سب کھا سکتے ہیں۔ اس دوا کے مقابلہ میں سینکڑوں قیمتی سے قیمتی ادویات اور کشتہ جات بیکار ہیں۔ اس سے بھوک اس قدر لگتی ہے۔ کہ تین تین سیر دودھ اور پاؤ پاؤ بھر گھی ہضم کر سکتے ہیں۔ اس قدر مقوی دماغ ہے۔ کہ بچپنے کی باتیں خود بخود یاد آنے لگتی ہیں۔ اس کو شکل آب حیات کے تصور فرمائیے۔ اس کے استعمال کرنے سے پہلے اپنا وزن کیجئے بعد استعمال پھر وزن کیجئے۔ ایک شیشی چھ سات سیر خون آپ کے جسم میں اضافہ کر دے گی۔ اس کے استعمال سے اٹھارہ گھنٹے تک کام کرنے سے مطلق تھکن نہ ہوگی۔ یہ دوا رخساروں کو مثل گلاب کے پھول اور مثل کندن کے درخشاں بنا دے گی۔ یہ نئی دوا نہیں ہے۔ ہزاروں مایوس العلاج اس کے استعمال سے بامراد بن کر مثل پندرہ سالہ نوجوان کے بن گئے۔ یہ نہایت مقوی مبہی ہے اس کی منفعت تحریر میں نہیں آسکتی۔ تجربہ کر کے دیکھ لیجئے۔ اس سے بہتر مقوی دوا آج تک دنیا میں ایجاد نہیں ہوئی۔ قیمت فی شیشی دو روپے (عہ) نوٹ فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس فہرست دواخانہ مفت منگوا لیجئے۔ جھوٹا اشتہار دینا حرام ہے۔

ملنے کا پتہ:- **مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر ۵ لکھنؤ**

محافظ اٹھرا گولیاں (رجسٹرڈ)

جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں۔ یا مردہ پیدا ہوتے ہوں۔ یا حمل گر جاتا ہو۔ اس کو اٹھرا کہتے ہیں۔

جن کے گھر میں یہ مرض لاحق ہو۔ وہ فوراً حضرت حکیم مولوی نور الدین اعظم رضی اللہ عنہ طبیب شاہی سرکار جموں وکشمیر کا نسخہ محافظ اٹھرا گولیاں (رجسٹرڈ) استعمال کریں۔ حضور کے حکم سے یہ دواخانہ ۱۹۱۰ء سے جاری ہے شروع حمل سے آخر رضاعت تک۔ قیمت فی تولہ سوا روپیہ مکمل خوراک گیارہ تولہ یکمشت منگوانے والے سے ایک روپیہ تولہ علاوہ محصولڈاک لیا جائیگا۔

عبدالرحمن کاغانی اینڈ سنز دواخانہ رحمانی قادیان